مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور ان کا نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی

چند بنیادی اور اہم حوالے

مولانا عبید اللہ سندھی پر خاصا کام ہوا ہے۔ ان کے حالات پر کتاب موجود ہے۔ ان کے خطبات و مقالات کا مجموعہ ان کے افکار و افادات کی تالیف بھی عمل میں آئی، اور اس سلسلے میں ان کی بعض تحریریں بھی جمع کر دی گئیں ہیں۔ ان کے ابتدائی حالات میں خود مولانا کے قلم سے ایک تحریر دستیاب ہوئی ہے۔ مرحوم کے انتقال پر ان کے دوستوں اور شاگردوں نے جو مضامین لکھے تھے ان کا ایک مجموعہ مرتب کر دیا گیا ہے۔ لیکن یہ سب ابتدائی اور آغاز کے کام ہیں اور جو کام ابھی باقی ہیں اور جن کی طرف ابھی توجہ نہیں دی گئی ان کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔ دوسری بات یہ کہ یہ زیادہ کام اردو میں انجام پائے ہیں۔ سندھی زبان میں ابھی تک بہت تھوڑا کام ہوا ہے ضرورت ہے کہ سندھ کے اہلِ علم اور اصحابِ قلم اس سلسلے میں آگے آئیں اور نہ صرف حضرت مرحوم کی زندگی، شخصیت اور افکار کے تشنہ پہلوؤں پر تحقیق کریں اور اس کمی کو پورا کریں جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مولانا سندھی مرحوم کی بہت آرزوئیں ناتمام رہ گئیں تھیں اور ان پر بھی ہمیں توجہ کرنی چاہیئے۔ مولانا نے ملک و قوم اور اس سے آگے بڑھ کر انسانیت کی خدمت کا عزم کیا تھا۔ لیکن وہ سرزمین سندھ کو اس خدمت کا مرکز اور تجربہ گاہ بنانا چاہتے تھے۔ اہل سندھ کی خدمت اور ان کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کا ان کے سامنے ایک مستقل پروگرام تھا۔ وہ سندھ میں ایک سماجی انقلاب لانا چاہتے تھے۔ ہم نے ان کے اس تعلیمی، اصلاحی، تربیتی، سماجی انقلابی پروگرام کے بارے میں سوچا ہی نہیں اور اگر کسی نے سوچا بھی تو بہت کم سوچا حالانکہ یہ غور و فکر کا بہت

اہم موضوع ہے ہم مولانا سندھی سے عقیدت و ارادت کے اظہار میں بہت پیش پیش رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ابھی تک ان کی سندھی، اردو اور عربی تفاسیر میں ایک مکمل تفسیر بھی شائع نہیں کر سکے ہیں۔

مولانا عبیداللہ اکیڈمی پاکستان کے سامنے مولانا سندھی مرحوم سے متعلق تحقیق و تصنیف تالیف و تدوین کے کئی منصوبے ہیں اور وہ اس سلسلے میں اپنے وسائل کے مطابق آہستہ آہستہ برابر آگے بڑھ رہی ہے۔ اس کے سامنے تحقیق کے جو کام ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ پرانے اخبارات و رسائل میں مولانا سندھی کے بارے میں جو کسی قسم کی معلومات ملتی ہیں انھیں جیسے جیسے وہ مہیا ہوجائیں وہ محفوظ کردی جائیں اس کا طریقہ فی الحال یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ الولی میں چھاپ دیا کریں۔ چنانچہ اس قسم کا ایک کام روزنامہ انقلاب لاہور کی فائلوں کے استفادے کے بعد انجام پایا تھا، جسے الولی حیدرآباد کے مولانا عبیداللہ سندھی نمبر بابت اکتوبر / نومبر ۱۹۹۰ء میں چھاپ دیا تھا اب یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ ۱۹۹۴ء میں مولانا سندھی کی پچاسویں برسی کے موقع پر لاہور کے ایک ہفت روزہ خدام الدین میں نہ صرف انقلاب سے ماخوذ اس کام کو بلکہ الولی کے اس نمبر کے ۱۰۴ صفحوں میں سے ابتدائی پندرہ صفحات کو چھوڑ کر پورے نمبر کو شامل کرلیا گیا اس قسم کا ایک کام مولانا ابوالکلام آزاد کے الہلال (کلکتہ) کی فائلوں سے انجام پایا ہے جو قارئین الولی کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں مقصد صرف بنیادی حوالہ جات کو سامنے لانا ہے تحقیق و تجزیہ کا عمل تمام مواد کے سامنے آجانے کے بعد انجام دیا جائے گا۔

یہ تین تحریرات ہیں اور تینوں کا تعلق مولانا سندھی نے نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی سے ہے۔ ان سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس وقت بھی مولانا سندھی کی شخصیت ان کا نظارۃ المعارف کس اہمیت کا حامل تھا اور ان کے مخالفین کس طرح اس کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلا کر اسے تہس نہس کر دینا چاہتے تھے۔ لیکن اس وقت ہمارا مقصد اس پر تبصرہ کرنا نہیں۔ صرف اس بنیادی اہمیت کے مواد کو پیش کر دینا ہے اور وہ یہ ہے۔

(ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری سندھی)